روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 2 جنوری 2014ء 29 صفر 1435 ہجری 2 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 2

قابل رشک انسان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ دو شخص قابل رشک ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی ہو اور وہ رات اور دن کی مختلف گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہو اور وہ اس سے رات دن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب قول النبیؐ رجل اتاہ اللّٰہ القرآن فھویقوم بہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزشِ شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دلی اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 81-82)

پیغام پہنچانا آسان ہوگیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔ آج (۔) ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے، 24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وسائل بھی میسر ہیں اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 376)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 5 جنوری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 19 دسمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ 22 نومبر 2013ء

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے مامور ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

ج: آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں پھر ایمان کو زندہ اور قوتِ یقین میں ترقی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس بات پر یقین پیدا ہو کہ خدا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور برائیوں کی سزا بھی دیتا ہے۔

س: ایمان میں کامل ہونے کا کیا اصول ہے؟

ج: فرمایا! یہ اصول ہے ایمان میں کامل ہونے کا کہ صرف بیعت کرنے سے اصلاح نہیں ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ اپنی حالت بدلنے، خالص اللہ تعالیٰ کے ہونے، اپنے دلوں کو بدلنے اور پھر عمل کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

س: حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں کو کیسا انسان بنانا چاہتے تھے؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ ”میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لیے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ... ہمارا کام اور ہماری غرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 352)

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرمایا: آپ نے اپنی آمد کا مقصد ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاوے اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ ...... خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے، پھر مستحکم کرے گا اور گم شدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی اور فرمایا یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

س: حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ مقاصد ہم سے کیا تقاضا کرتے ہیں؟

ج: فرمایا! یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود دنیا میں پیدا کرنے آئے ہیں۔ یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے، اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔

س: ہمارا جماعت احمدیہ میں شامل ہونا ہم سے کیا اعلان کروانے والا ہوتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شمولیت میں آ کر یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اللہ کے دین میں مددگار ہیں اور رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ دنیا کے انکار سے مایوس نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ہم دنیا کی آنکھ سے دیکھ کر اس کام کو آگے نہیں بڑھا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر تسلی دلاتی ہیں کہ اگر تم اللہ میں ہو کر کوشش کرو گے تو نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

س: جاپان کا روایتی مذہب کون سا ہے؟ اور اس کی حقیقت بیان کریں؟

ج: فرمایا! جاپانیوں کا روایتی مذہب شنٹوازم ہے لیکن حقیقت میں شنٹوازم، عیسائیت اور بدھ ازم کا ایک عجیب مجموعہ ہے۔ عملاً صرف رسومات کی حد تک پیدا ہونے، زندگی گزارنے اور مرنے کے بعد کے مراحل جو ہیں وہ مختلف stages میں مختلف مذاہب ادا کر رہے ہیں، بہر حال دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

س: مغربی ممالک کے مذہبی رجحان کی کیفیت بیان کریں؟

ج: فرمایا! مغرب کی اکثریت خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مذہب کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ پس یہ دنیا اس وقت بے حال ہے۔

س: خدا تعالیٰ میں ہو کر اس کے راستوں کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ میں ہو کر میرے راستوں کو تلاش کرو اور خدا تعالیٰ میں ہو کر اس کے راستے کی تلاش (اس طرح کرنی ہے) ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوگا“۔ (البقرہ: 154) پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اڑ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ جو اپنے جلال کے ساتھ سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ ہر انہونی چیز کو ہونی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

س: حضور انور نے نامساعد حالات کے حوالہ سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جب ایسے حالات آئیں کہ روکیں سامنے نظر آئیں، جب ایسے حالات آئیں کہ تمہاری عقلیں فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں، اُس وقت تم صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔ پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔

س: صبر کے مختلف معانی کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! صبر کے مختلف معنی ہیں، لغات میں درج۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا، اپنے نفس کو قابو میں رکھنا، نیکی پر ثابت قدم رہنا، اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا، کوئی جزع فزع نہیں کسی بھی بات میں ہر مشکل، ہر پریشانی، ہر تکلیف میں خدا تعالیٰ کے سامنے معاملہ پیش کرنا ہے۔ اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

س: صلوٰۃ کے مختلف معانی بیان کریں؟

ج: فرمایا! صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں، نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنا اور استغفار کرنا ہیں۔

س: حضور انور نے ایمان لانے والوں کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ایک مومن کا کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچائے۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر اور صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کرتے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔

س: سچی توبہ کے لئے کن تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری قرار دیا؟

ج: فرمایا! سچی توبہ اُس وقت ہوتی ہے جب ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلی بات یہ کہ اُن تمام خیالات اور تصورات کو دل سے نکال دو جو فساد اور غلط کاموں کی طرف اُکساتے ہیں۔ یعنی جو بھی برائی دل میں ہے یا جس برائی کا خیال آتا ہے، اُس سے کراہت کا تصور پیدا کرو۔ دوسری بات یہ کہ برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار کرو۔ اپنے دل میں اتنی مرتبہ اُسے برا کہو کہ شرمندگی پیدا ہو جائے اور اُس کا اظہار بھی نہ ہو۔ اور تیسری بات یہ کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی۔

س: حضور انور نے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران ایک جرنلسٹ کے اس سوال کہ تم تھوڑے سے ہو بیت الذکر کی کیا ضرورت ہے کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا: اس دورے کے دوران بھی نیوزی لینڈ میں ایک جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ تم تھوڑے سے ہو (بیت الذکر) کی کیا ضرورت ہے تمہیں یہاں؟ پہلے ایک ہال موجود ہے۔ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ آج تھوڑے ہیں لیکن اس تعلیم کے ذریعہ جو قرآنِ کریم میں ہمیں ملی، ایک دن کثرت میں بدل جائیں گے اور ایک کیا کئی بیوت الذکر کی ضرورت ہمیں یہاں پڑے گی۔

س: حضور انور نے بیعت کا حق اور نمازوں کی ادائیگی کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشش اور اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی رونقیں مستقل طور پر قائم کرنا ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔

س: ان اللّٰہ مع الصابرین کا نظارہ ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟

ج: جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو ان اللّٰہ مع الصابرین۔ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں کن کا نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب آف امریکہ جن کی 2 نومبر 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

آنحضرت ﷺ کے بارے میں نئے عہد نامے کی پیشگوئیاں

آنحضرت ﷺ کا وجود تمام انبیاء کا موعود اور آپ کی شریعت بھی تمام انبیاء کی موعود تھی

مکرم عبدالقدوس آفتاب صاحب

پیشگوئی نمبر 1:

یہ ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا جس نے تاکستان لگایا اور اس کے چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس کے بیچ میں کھود کے کولھو گاڑا اور باغبان کو سونپ کر آپ پردیس ہوگیا اور جب میوہ کا موسم آیا۔ اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا کہ اس کا پھل لائیں۔ پر ان باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر ایک کو پیٹا اور ایک کو مارا اور ایک کو پتھراؤ کیا۔ پھر اس نے اور نوکروں کو جو پہلوں سے بڑھ کر بھیجا۔ انہوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا آخر اس نے اپنے بیٹے کو یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا لحاظ کریں گے۔ لیکن باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ وارث یہی ہے آؤ اسے مار ڈالیں کہ اس کی میراث ہماری ہو جائے اور اسے پکڑ کے اور تاکستان کے باہر لے جا کر قتل کیا۔

جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انہوں نے اس سے کہا کہ ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں گے۔ یسوع نے انہیں کہا کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک قوم کو جو اس کا میوہ لاوے، دی جائے گی۔ جو اس پتھر پر گرے گا چور ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔ جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی یہ تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے ہی حق میں کہتا ہے اور انہوں نے چاہا کہ اسے پکڑ لیں اور عوام سے ڈرے کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔ (متی باب 21 آیات 33 تا 46)

یہ تمثیل جو حضرت مسیح نے بیان فرمائی ہے اس میں آپ نے انبیاء کی تاریخ شروع سے لے کر آخر تک تمثیلاً دہرا دی ہے۔ جیسا کہ خود انجیل کی عبارت سے ظاہر ہے۔ تاکستان سے مراد دنیا ہے باغبانوں سے مراد بنی نوع انسان ہیں اور مالک کے ٹیکس سے مراد نیکی اور تقویٰ اور خدا کی عبادت کرنا ہے۔ ملازموں سے مراد اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں جو یکے بعد دیگرے دنیا میں آتے رہے۔ خدا کے بیٹے سے مراد خود مسیح ہیں جو انبیاء کے ایک لمبے سلسلے کے بعد دنیا میں ظاہر ہوئے مگر باغبانوں نے ان کو صلیب پر لٹکا دیا اور ان کے پیغام کی طرف توجہ نہ کی۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ وہ کونے کا پتھر ظاہر ہوگا جسے راجگیروں نے ناپسند کیا۔ یعنی اسماعیل کی اولاد جن کو بنو اسحاق حقارت کی نگاہ سے دیکھتے چلے آئے تھے ان میں ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسی کو خاتم النبیین ہونے کا فخر حاصل ہوگا۔ اس کے ذریعہ سے تمام شریعتوں کو ختم کر دیا جائے گا اور وہ آخری شریعت لانے والا ہوگا۔

بنو اسرائیل کو یہ بات عجیب معلوم ہوگی مگر جیسا کہ حضرت مسیح کہتے ہیں۔ باوجود بنو اسرائیل کے ناپسند کرنے کے خدا اس اسماعیلی نبی کو بادشاہت دے گا اور خدا کی بادشاہت بنو اسرائیل سے لے لی جائے گی اور اس کی جگہ پر اس دوسری قوم کے سپرد یہ باغ کر دیا جائے گا یعنی امت محمدیہ کے جو اس کے میوے لاتی رہے گی۔ یعنی خدا کی عبادت کو دنیا میں قائم رکھے گی۔ ہر شخص جو انصاف کے ساتھ غور کرنے کا عادی ہو وہ معلوم کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے بعد ظاہر ہونے والے مدعیوں میں سے کوئی بھی سوائے رسول کریم ﷺ کے اس پیشگوئی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ آخر وہ کون تھا جس سے عیسائیت اور یہودیت ٹکرائی اور پاش پاش ہو گئی۔ وہ کون تھا جو اس قوم کے ساتھ تعلق رکھتا تھا جسے بنو اسحاق حقارت کی نگاہ سے دیکھتے چلے آئے تھے۔ وہ کون تھا جس پر وہ گرا اسے اس نے چور چور کر دیا اور جو اس پر گرا وہ بھی چور چور ہو گیا۔ یقیناً رسول کریم ﷺ کے سوا اس پیشگوئی کا مصداق اور کوئی نہیں۔

پیشگوئی نمبر 2

یوحنا کے پاس لوگ آئے اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح ہے؟ تو اس نے کہا میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا اور کون کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا۔ آیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہیں۔ پھر آگے چل کر لکھا ہے انہوں نے اس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر نہ تو مسیح ہے اور نہ الیاس اور نہ وہ نبی۔ پس کیوں بپتسمہ دیتا ہے۔

(یوحنا باب 1 آیات 19 تا 25)

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت یہود میں تین بشارتیں مشہور تھیں۔

اول: الیاس دوبارہ دنیا میں آنے والا ہے۔

دوم: مسیح پیدا ہونے والا ہے۔

سوم: وہ نبی یعنی موسیٰ کا موعود نبی آنے والا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین وجود الگ الگ سمجھے جاتے تھے۔ الیاس الگ وجود تھا۔ مسیح الگ وجود تھا اور وہ نبی الگ وجود تھا۔ حضرت مسیح فرما چکے ہیں کہ یوحنا الیاس ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ”الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو“۔ متی باب 11 آیت 14 اور لوقا باب 1 آیت 17 سے بھی پتہ لگتا ہے کہ حضرت یوحنا کی پیدائش سے پہلے ان کے والد حضرت زکریا کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ”وہ اس سے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلے گا“۔ پھر مرقس باب 9 آیت 13 میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے فرمایا میں تم سے کہتا ہوں الیاس تو آچکا“۔ پھر متی باب 17 آیت 12 میں لکھا ہے ”پر میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا۔ لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا“۔

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ الیاس سے مراد اناجیل کی تعلیم کے مطابق یوحنا تھے۔ مسیح کے متعلق تو فیصلہ ہی ہے کہ عہد نامہ جدید والا نبی یسوع ابن مریم کے نام سے خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ظاہر ہوا۔ اب رہ گیا وہ ”نبی“ نہ یوحنا وہ نبی ہو سکتا ہے نہ مسیح وہ نبی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ نبی ایک علیحدہ وجود ہے۔ پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وہ نبی مسیح کے زمانہ تک نہیں آیا تھا۔ مسیح ناصری کے بعد سوائے محمد رسول اللہ ﷺ کے کوئی شخص نہیں جس نے وہ ”نبی“ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس پر وہ تمام علامتیں صادق آتی ہوں جو وہ ”نبی“ میں پائی جانے والی تھیں۔

پیشگوئی نمبر 3

لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام پر بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاوے گا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلادے گا۔

(یوحنا باب 19 آیات 2 تا 6)

یہ پیشگوئی بھی سوائے رسول کریم ﷺ کے کسی پر صادق نہیں آتی۔ بیشک اس میں لکھا ہے کہ باپ میرے نام سے اسے بھیجے گا۔ لیکن نام سے بھیجنے کے یہی معنی ہیں کہ وہ میری تصدیق کرے گا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپ کو راستباز قرار دیا اور اعلان فرمایا کہ جو لوگ آپ کو لعنتی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ مسیح خدا کا برگزیدہ اور اس کا رسول ہے۔ اس جگہ پر یہ صاف لکھا گیا ہے کہ ”وہ تمہیں سب چیزیں سکھلائے گا“ اور استثناء باب 18 والے نبی ہی کی خبر دی گئی ہے اور یہ پیشگوئی رسول کریم ﷺ پر ہی صادق آتی ہے۔

پیشگوئی نمبر 4

میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی پر اس لئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی۔ وہ میری بزرگی کرے گی۔ اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گی اور تمہیں دکھائے گی۔

(یوحنا باب 16 آیات 7 تا 15)

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ مسیح کے اٹھ جانے یعنی مسیح کی وفات کے بعد وہ تسلی دینے والا موعود ظاہر ہوگا۔ وہ دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس طرح کہ وہ یہود کو ملامت کرے گا کہ وہ مسیح پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے اس طرح کہ وہ مسیح کی زندگی کا عقیدہ جو غلط طور پر عیسائیوں میں رائج ہو گیا تھا اس کو دور کرے گا اور دنیا پر ثابت کرے گا کہ دنیا پھر اس مسیح کو دوبارہ نہیں دیکھے گی جو بنی اسرائیل میں نازل ہوا تھا۔ عدالت سے اس طرح کہ اس کے ذریعہ شیطان کو کچل دیا جائے گا پھر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ روح حق جب آئے گی تو وہ ساری سچائی کی راہیں بتائے گی اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس کی الہامی کتاب میں کوئی انسانی کلام نہیں ہوگا۔ بلکہ شروع سے لے کر آخر تک خدائی کلام ہی اس میں ہوگا۔ پھر یہ بتایا گیا تھا کہ وہ آئندہ کی خبریں دے گا اور یہ بھی کہ وہ ساری مسیح کی بزرگی

بیان کرے گا اور جو اس پر عیب لگائے گئے ہیں ان کو دور کرے گا۔

یہ پیشگوئی واضح طور پر محمد رسول اللہ ﷺ پر صادق آتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جب تک مسیح آسمان پر نہ جائے وہ تسلی دلانے والا نہیں آسکتا۔ اعمال باب 3 آیت 22,21 سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے اور اس کے دوبارہ نازل ہونے کے درمیان استثناء باب 18 آیت 18 کے موعود نے پیدا ہونا ہے پس تسلی دلانے والے سے مراد استثناء باب 18 آیت 18 والا ہی موعود ہے۔

پھر لکھا ہے کہ موعود مسیح کے منکروں کو ملامت کرے گا۔ اس سے مراد عیسائی تو ہو نہیں سکتے۔ کسی شخص کے متبع تو اس کے دشمنوں کو ملامت کیا ہی کرتے ہیں۔ یہ علامت بتا رہی ہے کہ وہ موعود کسی غیر قوم کا ہوگا اور بظاہر اس کو مسیح کے ساتھ کوئی نسلی یا ملی تعلق نہیں ہوگا مگر بوجہ اس کے کہ وہ راستباز ہوگا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا غیر قوم میں سے ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے آپ کو راستبازوں کی عزت کا نگران سمجھے گا اور ان کی عزت کی حفاظت کرے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ اسماعیلی نبی تھے۔ عیسائی یا یہودی نہیں تھے۔ مگر باوجود اس کے دیکھو کس طرح انہوں نے مسیح کی عزت کی حفاظت کی۔

دوسری بات یہ فرمائی گئی تھی کہ وہ مسیح کی وفات ثابت کرے گا اور دنیا کو بتادے گا کہ دنیا پھر اسرائیلی مسیح کو نہیں دیکھے گی۔ یہ کام بھی محمد رسول ﷺ نے کیا اور اس غلط عقیدہ کو باطل کر کے رکھ دیا جو عیسائیوں میں پھیلا ہوا تھا۔ کہ مسیح آسمان پر بیٹھا ہوا ہے۔

تیسری خبر یہ دی گئی تھی کہ شیطان اس کے ذریعہ سے کچل دیا جائے گا۔ تمام نبیوں میں سے محمد رسول اللہ ﷺ ہی ایک ایسے نبی ہیں جنہوں نے شیطان کے کچلنے کے ذرائع کو اختیار کیا اور بنی نوع انسان کی پاکیزگی کے لئے صحیح سامان بہم پہنچائے۔ مثلاً کسی نبی نے بھی شیطان سے پناہ مانگنے کی دعا اپنی امت کو نہیں سکھائی سوائے محمد رسول اللہ ﷺ کے۔ آپؐ کے ماننے والے اپنے کاموں میں اٹھتے بیٹھتے شیطان اور اس کے حملوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہ تعلیم گزشتہ انبیاء میں سے کسی کے ہاں نہیں پائی جاتی۔ یہ تو نہ کبھی پہلے ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا کہ شیطانی وسائل اس دنیا سے بالکل مٹ جائیں۔ کیونکہ اس کے بغیر تو ایمان کی قدر ہی کوئی باقی نہیں رہتی شیطان کے مارنے کے معنے یہی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ نیکی کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ کلیسیا تو بہرحال اس کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس نے تو شریعت کو لعنت قرار دے کر نیکی کا وجود ہی مشتبہ کر دیا ہے۔ یہ کہا گیا تھا کہ وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی اور جو یہ کہا گیا تھا کہ اس کا کلام سارے کا سارا کلام اللہ ہوگا۔ یہ بھی ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا اور کوئی مصداق نہیں ہوسکتا۔ عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید کی کوئی بھی کتاب نہیں جو انسانی کلام سے خالی ہو، لیکن قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں شروع سے لے کر آخر تک وہی بیان کیا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ آخر میں یہ جو کہا گیا تھا کہ وہ میری بزرگی کرے گی۔ سو یہ بزرگی کرنے والے نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے مسیح کو اس الزام سے بچایا کہ مسیح صلیبی موت سے مر کر نعوذ باللہ لعنتی ہوا۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کو الزام سے بچایا کہ نعوذ باللہ خدائی کا دعویٰ کر کے وہ خدا تعالیٰ سے بے وفائی اور غداری کرتے تھے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کو یہودیوں کے اعتراضات سے نجات دلائی۔ پس اس پیشگوئی کا مصداق آپ کے سوا کوئی نہیں۔

پیشگوئی نمبر5

ضرور کہ آسمان اسے لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائے گا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے اس کی سب سنو اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائے گا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی۔

(اعمال باب 3 آیت 21 تا 25)

ان آیات سے حضرت موسیٰ کی کتاب استثناء والی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ آنے والا موعود جب تک ظاہر نہ ہو اس وقت تک مسیح کی دوبارہ آمد نہیں ہوگی۔ استثناء کی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ موعود نئی شریعت لائے گا۔ پس اس پیشگوئی کو اعمال میں دوہرا کر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ آنے والے موعود کے ذریعہ سے مسیح کی تعلیم منسوخ کر دی جائے گی۔ ورنہ نئی شریعت کے تو کوئی معنی ہی نہیں ہوسکتے۔ ایک ہی وقت میں ایک قوم میں دو شریعتیں تو چل نہیں سکتیں۔ پس یہ آنے والا موعود یقیناً ارتقاء کا آخری نقطہ ہے۔ جس نے موسیٰ اور مسیح کی تعلیموں کو منسوخ کرنا تھا اور ایک نئی شریعت دنیا کے سامنے ظاہر کرنی تھی۔ اعمال نے ایک اور روشنی بھی اس موعود کے متعلق ڈالی ہے اور یہ کہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبی گزرے ہیں انہوں نے اس موعود کی خبر دی ہے۔ موسیٰ کی خبر کا تو پہلے ذکر آچکا ہے اور داؤد نبی سموئیل کے بعد ہوئے ہیں۔ پس اعمال کی آیت 24 کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ سے لے کر تمام انبیاء نے اس آنے والے کی خبر دی ہے۔ پس جب تک یہ دنیا میں ظاہر نہ ہوا۔ اس وقت تک دنیا کی روحانی تعمیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ پس رسول کریم ﷺ کا وجود تمام انبیاء کا موعود تھا اور آپ کی شریعت بھی تمام انبیاء کی موعود تھی۔ پس یہ اعتراض کسی صورت میں درست نہیں ہوسکتا کہ تورات اور انجیل کی موجودگی میں یا اور کتابوں کی موجودگی میں قرآن کریم کی کیا ضرورت ہے۔ جب سابق نبیوں نے قرآن کریم کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی پیشگوئی کی ہے تو ان کی امتوں کو کیا حق ہے کہ وہ اس کی ضرورت سے انکار کریں۔ بلکہ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ قرآن کریم کی ضرورت سے انکار کریں گے تو ان کے نبیوں کی صداقت بھی مشتبہ ہو جائے گی اور ان نبیوں کی پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہو کر وہ موسیٰ کے اس قول کی زد میں آجائیں گی۔ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا واقعہ نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کی اور اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر۔

بقیہ صفحہ 5

جو تم روزانہ تہجد کی نماز میں کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے موت گھر میں آئے میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں اکثر گھر سے باہر رہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی کو پریشانی ہو یہ تمہاری دعائیں تھیں جو تمہیں مہلت دی گئی ہے، تو باغ علی میری بیٹی کو کہنا کہ اگر فرشتے مجھے اجازت دیتے تو میں آخری دفعہ ضرور تجھے ملنے آتا اور اب میں واپس گھر جا رہا ہوں۔ ابا جان کہتے ہیں پھر بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مولوی صاحب کہیں واقعی جانے والے نہ ہوں۔ پھر بھی یہی خیال آیا کہ مولوی صاحب کی واقعی عمر زیادہ ہوگئی ہے اس لئے ایسی ویسی باتیں کر رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب چلے جاتے ہیں۔ ابھی میں مغرب کی نماز کی تیاری کر رہا تھا۔ تو ایک لڑکا ماچھی قوم کا سائیکل پر آیا اور مجھے کہنے لگا کہ حضرت مولوی صاحب فوت ہو گئے ہیں اور میں کھرپڑ سے آپ کو بتانے آیا ہوں۔ یہ بات سننا تھا کہ سب کچھ ذہن اور دماغ میں آنا شروع ہوگیا۔ میں کھرپڑ کی طرف چلتا جاتا تھا اور تمام واقعات ذہن میں گردش کرتے جاتے تھے کہ ہم ہی نہیں سمجھ پائے ان کا تو مکمل بارگاہ الٰہی میں رابطہ تھا۔ جب میں حضرت مولوی صاحب کے گھر پہنچا تو بالکل ویسے ہی بی بی صاحبہ نے بتایا۔

’’تین صد روپے مجھے پکڑا کر کہنے لگے یہ ہے ٹرک کا کرایہ میری میت کو ربوہ پہنچانے کے لئے اور وصیت سمیت دینا لینا کسی کا نہیں اور یہ کفن ہے اور میں بیٹیوں سے مل کر آتا ہوں تو میں نے کہا آج پتہ نہیں کیسی باتیں آپ کر رہے ہیں اور جب واپس شام کو آئے ہیں بستر کے ساتھ ٹیک لگائی ہے اور مجھے کہنے لگے میرے لئے چائے بناؤ اور راستہ چھوڑ دو۔ راستہ چھوڑنا بھی وفات کے بعد ہی سمجھ آیا کہ کس لئے۔ میں چائے رکھ کر آئی ہوں تو مولوی صاحب اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اسی طرح کے کئی واقعات ہیں جو لوگوں سے بھی پتہ چلتا ہے اور وہ اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک خود بھی بتایا کرتے ہیں۔‘‘ بی بی صاحبہ ایک واقعہ بیان کرتی ہیں کہ جب گھر میں دونوں بیٹیاں شادی کی عمر کو پہنچیں تو میں اکثر مولوی صاحب کو کہا کرتی تھی کہ ان کے بارہ میں بھی کبھی سوچا کرو آپ پندرہ پندرہ بیس بیس دن گھر نہیں آتے۔ دعوت الی اللہ پر جاتے ہیں تو گھر کی فکر ہی نہیں رہتی وغیرہ وغیرہ۔

ایک روز مولوی صاحب گھر میں تھے میں نے کہنا شروع کر دیا تو کہنے لگے۔ اچھا میں بندوبست کرتا ہوں اور چلے گئے۔ واپس آئے تو مجھے کچھ پیسے پکڑائے اور کہنے لگے کچھ لوگ آئیں گے...... کچھ دنوں بعد کچھ لوگ آئے اور رشتے ہو گئے۔ جب ان کو پوچھا گیا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا تو کہنے لگے میں نے اللہ میاں سے کہا اے میرے خدا تیری جوان بیٹیاں ہوں، غریبی نے صرف تیرا ہی گھر دیکھ رکھا ہو، پگڑی تیری گرنے کا ہر وقت خطرہ ہو رشتہ کوئی تجھ سے نہ پوچھے، نزدیک تجھے کوئی بیٹھنے نہ دے۔ تو پھر میں دیکھوں کہ تو اُس دنیا میں کس طرح جی سکتا ہے۔ اس لئے تو اکیلا ہے نا کوئی تیرا شریک، پریشانی تجھے کوئی نہیں ہے، سب سے بڑی بات تو ہے کہ تو کسی کا جوابدہ نہیں ہے۔ ابھی میں نے سجدہ میں دعا کر کے سر اٹھایا ہی تھا کہ مجھے آہٹ سنائی دی جب میں نے سلام پھیرنے کے بعد دیکھا تو ایک آدمی نے مجھے کچھ رقم پکڑائی، گنے تو ایک صد چالیس روپے پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ اور میں اس شخص کو جانتا بھی نہیں۔ اس سے نہ کبھی پہلے اور نہ بعد زندگی میں کبھی ملاقات ہوئی۔

پھر اسی وقت اس پوزیشن میں یعنی التحیات بیٹھا تھا ایک اور شخص آیا اور اس نے مجھے ساٹھ روپے دیئے اور ایک اور شخص آیا کچھ پیسے اس نے دیئے میں تینوں کو ہی نہیں جانتا تھا میں نے لا کر بیوی کو دے دیئے۔ جس سے دونوں بیٹیوں کا جہیز بھی بن گیا اور اللہ کے فضل سے اپنے اپنے گھر رخصت بھی ہو گئیں۔

مکرم خادم حسین صاحب

میرے ابا جان مکرم باغ علی صاحب آف قصور

میرے ابا جی مکرم چوہدری باغ علی صاحب ولد مکرم چوہدری وزیر علی صاحب ساندہ چستانہ قصور کے رہائشی تھے اور اپنے خاندان میں صرف آپ ہی کچھ لکھے پڑھے تھے۔ جن کو دنیا کے ساتھ دینی علوم میں بھی دلچسپی تھی، خدا نے ان کو حقیقی دین کی طرف رغبت دلائی اور احمدی ہو گئے۔ ان کا احمدی ہونے اور لوگوں اور رشتہ داروں کا مخالفت کرنے کا واقعہ اور اس کے بعد خدا کا ان پر اور ان کی اولاد پر بے انتہا فضل وکرم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ذکر بہت سے لوگوں کی قوت ایمان کا موجب ہو گا۔

محترم ابا جی 1953ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ابا جی کے چھ ماموں تھے جن میں ایک احمدی اور پانچ بڑے نامی گرامی ڈاکو تھے۔ جو احمدی تھے ان کا نام مکرم چوہدری فتح دین صاحب تھا۔ یہ بھی اپنے گھر میں میرے والد صاحب کی طرح اکیلے ہی کچھ پڑھے لکھے تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ باغ علی احمدی ہو جائے۔ خود بھی بہت نیک اور دعا گو تھے ان کا اپنا طریقہ دعوت الی اللہ بھی بہت پیارا تھا۔ ساتھ انہوں نے قریب کے گاؤں کے ایک مخلص احمدی اور رفیق حضرت مسیح موعود، حضرت مولوی محمد اسحٰق صاحب آف کھر پپڑ کو بھی ساتھ لیا اور ابا جان کو دعوت الی اللہ کرنے ہمارے گاؤں آتے تھے۔ ابا جان اپنے آپ کو کچھ زیادہ ہی سمجھدار سمجھتے تھے۔ اس لئے بحث میں جب تک دلائل ہوتے مقابلہ کرتے جب دلائل ختم ہو جاتے تو ٹائم لے کر بڑے بڑے آستانوں پر اور علماء کے پیچھے گھوم کر دلائل اکٹھا کر کے لاتے، وہ اسلحہ احمدی مربیان کے سامنے بغیر چلے بیکار ہو جاتا تب آگے چل پڑتے۔ ایک دن کا واقعہ خود سناتے ہیں کہ میں نے ڈانگ پکڑی اور مولوی صاحب اور ماموں جان کو بی آر بی نہر گزار کر واپس اپنے گاؤں آیا۔ وہ بزرگ چلے گئے اور کچھ دنوں بعد پھر آ گئے اور میرا دل خدا نے پھیرا۔ حضرت مسیح موعود کو اپنا آقا و رہبر اور نجات دہندہ مان کر بیعت کر لی۔

ابا جان کی اپنے گاؤں میں بہت عزت تھی، لوگ عید کی نمازیں اور جمعہ وغیرہ ابا جان کے پیچھے پڑھتے، لوگ دائیں بائیں کے گاؤں سے بھی آ جایا کرتے تھے اور یہ نمازیں کھلی جگہ ڈیرہ وغیرہ میں ہوا کرتی تھیں۔ پھر 1974ء میں خود ان کی مخالفت شروع ہو گئی ابا جان اور ہم سب کو بہت ستایا گیا۔ خاکسار کو چھٹی کلاس میں سکول سے نکال دیا گیا۔ ابا جان زمیندار تھے ان کو بھائیوں نے زمین وہ دی جس کو کبھی پانی نہیں لگتا تھا۔ یعنی بارانی اگر کوئی فصل ہو گئی تو ہو گئی ورنہ نہیں، اگر کبھی فصل ہو جاتی تو جانور چھوڑ کر اُجاڑ دی جاتی۔ اگر ابا جان کوئی آدمی نوکری پر رکھتے اسے بھگا دیا جاتا۔ ہم سے بے انتہاء نفرت کی جاتی۔ ابا جان کی پہلی شادی ختم کرا دی گئی کیونکہ ابا جان ان کے نزدیک کافر ہو چکے تھے۔ پھر ابا جان کی شادی اپنے ماموں کی بیٹی سے ہوئی۔ یعنی خاکسار کی والدہ عشرہ بی بی صاحبہ سے جو پیدائشی احمدی تھیں۔ کافی دیر ان کی اولاد نہ ہوئی تو دادی جان اور تائیاں، چچیاں اور اکثر رشتہ دار کہتے ہوئے سنے گئے کہ یہ بد دعا یا گیا ہے اسی لئے اولاد نہیں ہو رہی۔ کیونکہ دین کو چھوڑ کر نیا دین اپنا لیا اس لئے اس پر عذاب ہے۔

1974ء کے بعد اتنے حالات تنگ کر دیئے گئے کہ میری والدہ صاحبہ ساگ پکاتیں اور تین تین دن تک ہم سب بچے چمچ کے ساتھ ساگ کھاتے۔ یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس ''بد دعائے'' باپ کے ہم چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ 1982ء میں ہماری والدہ صاحبہ اچانک بیمار ہوئیں اور اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں تو ہمارے رشتہ داروں اور گاؤں نے مقامی قبرستان میں دفنانے سے منع کر دیا تین دن تک دفنانے نہیں دیا گیا۔ ہمارے رشتہ دار کہتے تھے کہ اگر آج یہ سیدھے ہو گئے تو ہو گئے ورنہ کبھی بھی احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ آخر کار ہم سب بچوں کو ساتھ لے کر ابا جان ہجرت کر کے گاؤں کو خیر آباد کہہ کر نور پور مجلس جوڑہ آ کر آباد ہو گئے اور وہاں فضل عمر بک ڈپو بنایا پھر طاہر جنرل سٹور بنایا ابا جان 1994ء میں ہمیں چھوڑ کر دُنیا سے چلے گئے اب اس شخص کی اولاد کے بارہ میں بتاتا ہوں جو صرف ساگ پر گزارا کرنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ یا یوں کہ جس آدمی سے دس روپے اُدھار مانگتے تھے وہ یہ دیکھ اور سوچ کر نہیں دیتا تھا کہ یہ واپس کہاں سے کریں گے۔

آج ان کی اولاد پر اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل فرمائے ہیں جو گننے بھی مشکل ہیں چاروں بیٹے اللہ کے فضل سے موصی ہیں۔ ہر ایک جماعتی عہدہ دار ہے ہر ایک صاحب اولاد ہے ہر ایک اعلیٰ کاروباری بھی ہے اس وقت ربوہ میں لاثانی نام کے تمام کاروبار اس شخص کی اولاد کے ہیں ایک بیٹا ضلع قصور میں مرکزی عاملہ میں بھی ہے اور اعلیٰ کاروباری بھی، آگے اس کی اولاد یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری جانتا ہوں کہ خاکسار کے ایک تایا زاد محمد رفیق جو کہ غیر احمدی ہیں اور گاؤں میں چوہدری صاحب کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں ایک دن خاکسار کو کہنے لگے کہ اب تم کمانے لگ گئے ہو تو تمہارے گھر کی حالت کچھ اچھی ہو گئی ہے۔ چچا جب فوت ہوئے تھے کچھ بھی دے کر یا چھوڑ کر نہیں گئے۔ تو میں نے اس کو کہا کہ میرے والد صاحب ہمیں بہت کچھ دے گئے ہیں۔ کہنے لگا وہ کیا ایسا کچھ دے گئے ہیں۔ تو خاکسار نے کہا کہ میں ایک واقعہ سناتا ہوں اس سے پتہ چل جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں لندن میں تھا مجھے 500 پونڈ کی اشد ضرورت پڑ گئی تھوڑی دیر سوچا ایک کاغذ پکڑا اور امیر صاحب یو کے کو ایک خط لکھ کر بیت فضل نماز پڑھنے گیا تو لیٹر بکس میں ڈال دیا۔ اس پر یہ لکھا تھا کہ مجھے 500 پونڈ قرض حسنہ دیا جائے اور میں ایک سو ہر ماہ واپس کر دوں گا۔ اس خط میں جو فون نمبر میں نے لکھا اس پر اگلے دن شام کو فون آیا کہ آ کر چیک لے جاؤ۔ میں گیا اور پیسے لے لئے اور آسانی سے واپس بھی کر دیئے۔ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **میرے ابا جان جب دنیا سے گئے تو دو صد ممالک میں میرا اکاؤنٹ کھلوا گئے۔ کیا تمہیں گاؤں سے باہر کوئی جانتا ہے؟**

یہاں ایک واقعہ حضرت چوہدری فتح دین صاحب کا درج کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ بیعت کے بعد حضرت مولوی محمد اسحٰق صاحب آف کھر پپڑ کا تعلق ابا جان کے ساتھ مستقل ہو گیا اور ان کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلسل رابطے اور تعلق خاص کا ذکر بھی انتہائی ضروری ہے جو پڑھنے والوں کے لئے قوت ایمان کا موجب ہو گا درج کرنا چاہوں گا۔ پہلے چوہدری فتح دین صاحب جو ابا جان کے ماموں ہیں کا ایک واقعہ کہ اپنے گاؤں کے ڈیرہ میں بیٹھ کر ہاڑ کے مہینہ میں اپنے گاؤں والوں کے ساتھ ان کا معاہدہ ہوا کہ گرمی انتہا کو پہنچ چکی ہے قریب قریب کہیں پانی نہیں رہا۔ کنویں بھی خشک ہوتے جا رہے ہیں۔ اے فتح دین اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو ایک دن ہم آج منتخب کر لیتے ہیں اس دن بارش ہو جائے تو ہم پورا گاؤں مرزا صاحب کو سچا مان کر بیعت کر لیں گے۔ ورنہ تو بھی مرزا کو چھوڑ دینا۔ پانچ تاریخ ساون کی منتخب کر دی گئی۔ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ پانچ تاریخ کو بہت سخت گرمی تھی اور بادل کا کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ لوگ ڈیرہ میں بیٹھے مذاق کر رہے تھے۔ بابا جی یہ کہہ کر ایک سائیڈ کو چلے گئے کہ میں خدا کو کہتا ہوں۔

تھوڑی ہی دیر میں بارش موسلا دھار شروع ہو گئی اور بابا جی جب بوڑھ کے نیچے آئے تو کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ تو بھاگ بھاگ کر بارش میں لوگوں کے دروازے کھٹکھٹاتے رہے۔ لیکن پورے گاؤں میں سے کسی کو بھی بیعت کی توفیق نہ ہوئی اور اللہ نے حضرت مسیح موعود کی سچائی کس شان سے دکھا دی۔ میری والدہ صاحبہ بتاتی تھیں کہ ہم نے بابا جی یعنی اپنے نانا جی سے پوچھا کہ بابا تو نے اللہ میاں کو کیا کہا؟ بابا جی کہنے لگے میں نے تو صرف اللہ میاں کو یہی کہا تھا کہ اے اللہ! کی ہوئے گا لوگ یہی کہیں گے نا کہ فتح دین جھوٹا ہو گیا پر جب یہ کہیں گے کہ فتح دین نے جھوٹے مسیح موعود کی بیعت کی ہے تو تیری غیرت گوارا کرے گی؟ بھلا۔ بس اللہ میاں کو اس کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کہا۔ اور ساتھ ہی بدلی آئی اور بارش آ گئی۔ میں نے اپنا صافہ جھاڑیوں میں بچھا کر نماز شروع کی تھی وہیں چھوڑا اور بارش میں اپنے خدا کا اپنے پیارے مسیح کے ساتھ محبت کا سلوک لوگوں کو بتانے چل پڑا۔

1974ء میں بہت چھوٹا تھا یعنی دس سال کا۔ یہ سال مولوی محمد اسحٰق صاحب کی وفات کا سال ہے مولوی صاحب اکثر ابا جان سے ملتے رہتے۔ اس کی مجھے دو وجوہ سمجھ آتی ہیں ایک تو یہ کہ ان کے ذریعے دین حق پر آئے اس لئے بہت پیار کرتے تھے۔ جہاں بھی آنا جانا ہوتا ابا جی کو ضرور بتاتے تھے۔ کوئی نئی بات پتہ چلتی تو ابا جی کو بتاتے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ جہاں بھی جانا ہوتا ہمارے گاؤں سے گزر کر جاتے تھے۔ بیشک تھوڑی دیر ہی ٹھہرتے ابا جان سے ضرور ملتے تھے۔ ایک دن صبح کے وقت ابا جان سے ملے تو کہنے لگے باغ علی میرا اب دنیا سے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ فرشتے میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ میں ان سے اپنی بیٹیوں جو ایک قصور شہر میں اور دوسری ساتھ ایک گاؤں میں بیاہی ہوئی ہیں، سے آخری ملاقات کر لینے کی اجازت لے کر آیا ہوں اور ان سے ملنے جا رہا ہوں۔ میں اپنی بیوی کو تین صد روپے ٹرک کا کرایہ جو میری میت کو ربوہ پہنچانا ہے دے کر آیا ہوں۔ وصیت سمیت ہر ایک کا دینا لینا کلیئر کر کے آیا ہوں۔ کفن میں نے پہلے ہی خرید کر رکھا ہوا تھا۔ نکال کر دے آیا ہوں۔ ابا جان کہتے تھے کہ میں سوچنے لگ گیا کہ مولوی صاحب کی عمر کافی ہو گئی ہے۔ اس لئے شاید ان کا دماغ اب کنٹرول میں نہیں رہا۔ مولوی صاحب نے جو بتانا تھا بتا کے چلے گئے تقریباً اُس دن عصر کا ٹائم تھا مولوی صاحب پھر واپس قصور سے آئے اور کہنے لگے کہ شہر والی بیٹی سے مل کر آیا ہوں اور جب قصور سٹیل باغ سے دوسری بیٹی کے گاؤں جانے لگا تو فرشتوں نے روک دیا کہنے لگے گھر چلو ہم تمہارے نوکر نہیں ہیں۔ ہم اپنی ڈیوٹی پوری کریں اور جائیں۔ ہم تو مہلت دے رہے ہیں تمہاری دعاؤں کے صدقے

باقی صفحہ 4 پر

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

تحریک جدید کا مالی جہاد اور ضلع عمرکوٹ کی مساعی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اور ہر ایک (شخص) کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے۔ جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

(البقرہ آیت 149)

حضرت مسیح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔"مجرد سبقت کا جوش اپنے اندر برا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فاستبقوا الخیرات یعنی خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے چلو۔ سو جو شخص نیک وسائل سے خیر میں سبقت کرنا چاہتا ہے۔ وہ درحقیقت حسد کے مفہوم سے پاک صورت میں اپنے اندر رکھتا ہے۔

(تبلیغ رسالت مجموعہ اشتہارات جلد پنجم ص 75)

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں۔"غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی شناخت کا یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ وہ تسابق اختیار کرتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش یقیناً ہر قوم کے معیار کو اتنا بلند لے جاتی ہے کہ انسان قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی نیکی دنیا سے مفقود ہو جائے۔ یا جب نیکی میں آگے بڑھنے کی روح مفقود ہو جائے۔ اس وقت قوم یا تو مرنا شروع ہو جاتی ہے یا گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب تک تسابق کی روح کسی قوم میں قائم رہے اس وقت تک خواہ وہ کتنی بھی ذلت میں پہنچی ہوئی ہو۔ اور کتنی بھی گہری ہوئی ہو پھر بھی اپنی چمک دکھلاتی چلی جاتی ہے اور اس کیلئے موقعہ ہوتا ہے کہ وہ پھر آگے بڑھے"۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 256 از حضرت مصلح موعود)

تحریک جدید کا پس منظر

1934ء میں تحریک جدید کا بابرکت نظام جاری ہوا۔ وہ وقت جماعتی تاریخ میں نہایت نازک تھا۔ ہر طرف سے جماعت پر حملے ہو رہے تھے۔ دشمن پوری طاقت اور پورے زور کے ساتھ حملے کے منصوبے بنا رہا تھا اور اپنے زعم میں جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کو تیار کھڑا تھا۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی باتیں ہو رہی تھیں اور منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہا دینے کے بلند بانگ دعوے کئے جا رہے تھے۔ ایسے حالات میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس الٰہی تحریک کا آغاز فرمایا اور کشتی نوح کو نصرت الٰہی سے مخالفت کے طوفان سے نکال کر امن میں لے آئے۔ حضرت مصلح موعود نے اس وقت کل 27 مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ جن میں سادہ زندگی بسر کرنا۔ وقف زندگی اور وقارِ عمل وغیرہ شامل ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم ﷺ کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ پس یہ خیال مت کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اُس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور اُس کے مرنے کے بعد کسی اور سے۔ بہر حال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرا لے"۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 819-818)

فرماتے ہیں۔"تحریک جدید درحقیقت نام ہے، اُس کوشش اور سعی کا جو (دینی) شعار اور (دینی) اُصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ روپیہ کا حصہ ایک ظاہری نشانی ہے کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ ورنہ درحقیقت تحریک جدید نام ہے، اُس عملی کوشش کا جو ہر احمدی اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کرتا ہے"۔

(تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد دوم ص 880)

فرمایا"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"۔

(تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد 2 ص 108)

اس وقت حضرت مصلح موعود نے جماعت سے 27 ہزار روپے کا مطالبہ کیا۔ رفقاء حضرت مسیح موعود اور افراد جماعت نے مسابقت فی الخیرات کا نمونہ دکھاتے ہوئے ایک لاکھ چار ہزار روپے کے وعدہ کئے اور 35 ہزار روپے نقد ادائیگی کر دی۔

تحریک جدید اور ضلع عمرکوٹ

تحریک جدید اور ضلع عمرکوٹ کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے آغاز میں ہی سندھ (عمرکوٹ) 35-1934ء میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کی زمینیں خریدیں۔ ان زمینوں پر احمدی جماعتوں کا قیام فرمایا۔ یہ جماعتیں آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فعال ہیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں بہت قربانیاں کر رہی ہیں ان جماعتوں میں محمد آباد سٹیٹ، کریم نگر (ٹالہی)، لطیف نگر، اسماعیل آباد، نور نگر، احمد نگر اور صادق پور سرفہرست ہیں۔ اور ان میں اکثر جماعتوں کے نام رفقاء مسیح موعود کے نام پر رکھے اور ساتھ ہی حضرت مصلح موعود نے عمرکوٹ میں اپنی ذاتی زمینیں بھی خریدیں اور ان کے نام محمود آباد فارم، ناصر آباد فارم اور نسیم آباد فارم ہیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں۔

مالی قربانی

1934ء سے لے کر اب تک احباب جماعت تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی پورا کرتے رہیں گے اور ہمیشہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے سلسلہ میں مسابقت فی الخیرات کے عظیم الشان نمونے کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:"جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریک جدید پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے، ان میں دو دوست پیش پیش تھے ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا، جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا "تانگے والا" تھا۔ جب تک زندہ رہے ایک سال بھی اس بات میں پیچھے نہیں رہے۔ خدا نے ان کو جتنی توفیق بخشی تھی اس کے مطابق وہ لکھواتے تھے اور ادائیگی میں بھی السابقون میں شامل ہوتے تھے"۔

(خطبات طاہر جلد اول ص 253)

امسال مورخہ 8 نومبر 2013ء کو جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے 14-2013ء (80ویں) سال کا اعلان فرمایا۔ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال 2013-2012ء کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے پاکستان کے بین الاضلاع مقابلہ کا اعلان کیا تو اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع عمرکوٹ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

لیکن جس مسابقت کا خاکسار ذکر کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہ جس طرح حضرت مصلح موعود کے دور میں ہمارے بزرگ "محمد رمضان صاحب" جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے "محمد بوٹا صاحب تانگے والا" جب تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا تو فوراً ہی اپنی ادائیگی کر دیتے تھے۔

اسی نمونہ کو اپناتے ہوئے ضلع عمرکوٹ کی تمام جماعتیں نیکیوں کے اس مقابلہ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہیں اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی اپنے وعدے اور ادائیگی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع بھر سے چار جماعتوں نسیم آباد فارم، احمد نگر، گوٹھ احمدیہ اور پھیرو چیچی نے پہلے دن سو فیصد وصولی کی اور پاکستان بھر میں پہلے دن 100% وصولی کروانے میں اول نمبر پر رہی۔ بقیہ تمام جماعتوں نے بھی اس میدان میں آگے بڑھنے میں حصہ لیا۔

اس طرح مورخہ 8 نومبر 2013ء کو تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ ہی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع عمرکوٹ نے اس مالی جہاد میں 12 لاکھ 15 ہزار 670 روپے کا حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والے احباب جماعت کے اموال و نفوس میں بے انتہاء برکت ڈالے اور تمام احباب جماعت کو ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب میں قبول فرمائے (آمین)

میرا محبوب

میرا محبوب، ایک ہیرا ہے
جو محبت کا اک ذخیرہ ہے
اس کی قربت دلوں کی تسکیں ہے
علم و دانش سے پُر جزیرہ ہے

خواجہ عبدالمومن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم سید محمد محمود صاحب نائب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ تھائی لینڈ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خاکسار کے دونوں بیٹوں سید کاشف محمود واقف نو نے بعمر 9 سال اور سید عاطف محمود نے بعمر 7 سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 27 دسمبر 2013ء کو احمدیہ مشن ہاؤس تھائی لینڈ میں مکرم صدر صاحب تھائی لینڈ نے ہر دو عزیزان سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ دونوں بچوں کو قرآن کریم باقاعدگی سے سکھانے کی سعادت ان کی والدہ اور بڑی بہن سیدہ سلمانہ محمود واقفہ نو کے حصہ میں آئی۔ بچے مکرم پروفیسر سید محمد یحییٰ صاحب مرحوم فیصل آباد کے پوتے اور حضرت سید محمد فاضل شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اولاد کو اور ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

مورخہ 16 نومبر 2013ء کو میرے بڑے بھائی مکرم حبیب الرحمان صاحب سابق کارکن تحریک جدید فالج کے حملہ سے متاثر ہوئے تھے۔ ابتداءً بولنے وار پہچاننے کے عمل کے ساتھ ان کی بائیں طرف شدید متاثر ہوئی۔ نیز ایک آنکھ کی بصارت بھی جواب دے گئی۔ اب محض اللہ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ اب کچھ چل سکتے ہیں۔ موصوف شدید کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کمزوری جلد دور کرے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ پروین اختر صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم نذیر احمد ناصر صاحب وینکوور کینیڈا کا بائی پاس رائل کولمبیا ہسپتال میں 6 جنوری 2014ء کو متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے اپنے بیٹے مکرم ظہیر احمد منصور صاحب کیمیکل انجینئر سویڈن کے نکاح کا اعلان 22 دسمبر 2013ء کو مکرمہ عطیہ منیر صاحبہ بنت مکرم ہومیوڈاکٹر منیر احمد صاحب مغلپورہ لاہور کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ سویڈش کرونا حق مہر پر مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب کے گھر مغلپورہ میں کیا۔ دلہن مکرم عطاء اللہ بٹ صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی نواسی اور مکرم امام دین صاحب کشمیری کی پوتی ہے۔ جبکہ دلہا مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب پیر کوٹی کا پوتا اور حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب گزشتہ سال سے ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں ٹیکے لگوانے، بخار اور متلی کی وجہ سے طبیعت شدید خراب ہوگئی تھی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ لے جایا گیا۔ چند دن کے بعد آپ گھر آ گئے ہیں۔ گو پہلے کی نسبت ٹھیک ہیں مگر بخار کی وجہ سے کمزوری کافی ہو چکی ہے۔ احباب سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کا بڑا بچہ عزیزم مظفر الحق کمر اور ٹانگ میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہے کمر میں درد کا آرام ہے اور ٹانگ میں درد کا علاج جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم عبدالجبار صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالباری شاہد صاحب ابن مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم (فوٹوگرافر) مورخہ 17 دسمبر 2013ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے تھے۔ خاکسار احباب جماعت اور کے رشتہ داران کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ جنہوں نے خود تشریف لا کر اور فون وغیرہ کے ذریعہ تعزیت کی اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ خاکسار سب کو فرداً فرداً تو جواب ارسال نہیں کر سکتا۔ لہٰذا بذریعہ الفضل تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب نے بڑی دلجوئی اور ہمدردی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم شعیب رانا صاحب دار الرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ مسز انور افتخار صاحبہ بنت مکرم رانا محمد اسماعیل صاحب مورخہ 8 دسمبر 2013ء کو تقریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد بعمر 73 سال انتقال کر گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت الناصر دار الرحمت غربی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اس موقع پر بہت سے دوست احباب تشریف لائے اور ہمارے دکھ میں شامل ہوئے۔ خاکسار ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں سکول ٹیچنگ کے آخری 12-13 سال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں پڑھایا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور دنیوی علوم کے علاوہ دینی علوم حاصل کرنے کا آخری دنوں تک حد درجہ شغف رکھتی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کی نیکیاں ہمیں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اعلانات دار القضاء

(مکرم مبشر احمد قیصرانی صاحب

ترکہ مکرم سعادت احمد قیصرانی صاحب)

مکرم مبشر احمد قیصرانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے بھائی مکرم سعادت احمد قیصرانی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5/4 محلہ دار الصدر برقبہ 2 کنال 18 مرلے 160 مربع فٹ میں سے 2/30 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار اور خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم مبشر احمد قیصرانی صاحب۔ بھائی

2۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ۔ بہن

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

(مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ

ترکہ مکرم محمد سعید انور صاحب)

مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم محمد سعید انور صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 43 محلہ دار الرحمت برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ فاخرہ بیگم صاحبہ۔ بیوہ

2۔ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

مقابلہ تلاوت

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ کو مقابلہ تلاوت کرانے کی توفیق ملی۔ اس مقابلہ کیلئے سورۃ الاعلیٰ بطور نصاب مقرر کی گئی۔ یہ مقابلہ تین مراحل میں ہوا۔ مورخہ 10 دسمبر 2013ء کو محلہ جات کی سطح پر بعد نماز عصر مقابلہ تلاوت منعقد کیا گیا۔ ان مقابلہ جات میں 1800 اطفال نے شرکت کی۔ مورخہ 15 دسمبر کو پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کا بلاک کی سطح پر مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں 198 اطفال نے شرکت کی۔ مورخہ 18 دسمبر کو بلاک کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے 32 اطفال کے درمیان ایوان قدوس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں مکرم مکرم فاتح باجوہ صاحب سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی صدارت میں مقابلہ تلاوت منعقد ہوا اور پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے انعامات تقسیم کئے۔ ان مقابلہ جات میں اول اطہر احمد صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ، دوم نادر زمان صاحب دار العلوم غربی صادق اور سوم مبارز احمد عدیل صاحب دار النصر غربی حبیب قرار پائے۔ تقسیم انعامات کے بعد خاکسار نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مکرم مبارک علی صاحب نے دعا کروائی اور مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

10 جنوری 2014ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	حضور انور کا سکینڈے نیویا ممالک کا دورہ 6 ستمبر 2005ء
7:30 am	جاپانی سروس
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس 11 فروری 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا سکینڈے نیویا ممالک کا دورہ 6 ستمبر 2005ء
12:40 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت النبی ﷺ
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	Shotter Shondhane
8:45 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا

11 جنوری 2014ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں

5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 23 جولائی 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:50 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں

نکاح

❁ مکرم داؤد احمد باجوہ صاحب ابن مکرم ظہور الدین باجوہ صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مدیحہ فاطمہ باجوہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم شفیق الرحمٰن مہار صاحب ابن مکرم محفوظ احمد مہار صاحب سلطان پورہ سیالکوٹ کے ساتھ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 31 اگست 2013ء کو مبلغ دس لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مفید بنائے۔ آمین

اجلاس زائرین جلسہ سالانہ

قادیان 2013ء

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

❁ مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 دسمبر 2013ء کو دفتر مجلس انصار اللہ مقامی کے بالائی ہال میں مکرم مرزا عبدالصمد صاحب ناظر خدمت درویشان کی صدارت میں ایک تعارفی اجلاس برائے زائرین جلسہ قادیان 2013ء منعقد کیا گیا۔ مکرم زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی چوہدری نصیر احمد صاحب نے غرض اجلاس بیان کی۔ بعد ازاں تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی نے مقامات مقدسہ قادیان دارالامان کے تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب نے صدارتی خطاب کیا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔ بعد ازاں سب زائرین کو چائے پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں 102 انصار شامل ہوئے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جنوری 2014ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	آخری زمانہ کے حالات
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
6:20 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ قادیان
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا دورہ بریڈفورڈ
2:15 pm	ترجمۃ القرآن
7:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بریڈفورڈ

ربوہ میں طلوع و غروب۔2 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:18

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اٹھوال فیبرکس
خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
تمام احباب جماعت کو اٹھوال فیبرکس کی طرف سے
نیا سال مبارک ہو
نئے سال کی آمد پر تمام گرم ورائٹی پر 25% سیل
اُف ایک بار پھر سیل سیل سیل
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ 0476212922
03346360340-03336706696

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر 234-P فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
کا مشہور دواخانہ مطب حمید
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

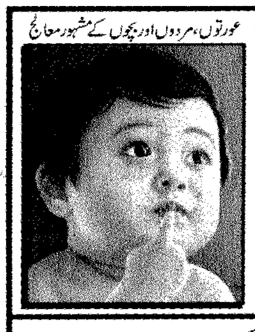

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com